الفاظِ طلاق سے متعلقہ اُصولوں کی تفہیم وتشریح

مفتی شعیب عالم (پانچویں قسط)

چھٹا فائدہ

صریح رجعی اور بائن کا فرق

صریح سے رجعی بھی واقع ہوتی ہے اور بائن بھی، مگر ملحق بالصریح سے کس نوع کی طلاق واقع ہوگی؟ بالفاظِ دیگر صریح رجعی اور صریح بائن کے درمیان فرق کا معیار کیا ہے؟ اس فائدے کا مقصد اسی سوال کا جواب تلاش کرنا ہے۔

کچھ فقہا کا خیال ہے کہ جب کوئی لفظ صریح کے درجے میں آجائے تو اس کا حکم بھی صریح کا ہونا چاہیے اور اس سے طلاقِ رجعی واقع ہونی چاہیے۔ شامی میں لفظ ''سن بوش'' کے متعلق اسی قسم کا اختلاف مذکور ہے، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے اور ''خلیة'' اور ''خالية'' کے معنی میں ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے کئی مشائخ کے حوالے سے اس سے طلاق رجعی کا واقع ہونا نقل کیا ہے:

> ''قال فی الشرنبلالية: وقع السؤال عن التطليق بلغة الترک هل هو رجعی باعتبار القصد أو بائن باعتبار مدلول ''سن بوش'' أو'' بوش اول'' لأن معناه خالية أو خلية، فينظر، قلت: أفتى الرحيمی تلميذ الخير الرملی بانه رجعی وقال كما أفتى به شيخ الإسلام أبو السعود ونقل مثله شيخ مشايخنا التركمانی عن فتاوی علی آفندی مفتی دار السلطنة وعن الحامدية''۔ (۱)

یہ حوالہ اس لحاظ سے تو ہمارے مقصد کے لیے مفید ہے کہ ایک خاص لفظ کے متعلق ہمیں مشائخ کا نقطہ نظر اور کسی حد تک علامہ شامی رحمہ اللہ کا ذاتی رجحان معلوم ہوجاتا ہے، مگر اس پہلو سے غیر مفید ہے کہ ہمیں کوئی ایسا عمومی اور کلی اصول ہاتھ نہیں آتا، جس سے اس نوع کے تمام الفاظ کا حکم معلوم ہوسکے اور اُنہیں ایک قاعدے کے تحت منضبط کیا جاسکے۔ عبارت کی تمہیدی سطروں میں علت کی طرف اشارہ ضرور ہے، مگر تا اختتام کسی فیصلے کا بیان نہیں ہے۔ ''حرام'' کے لفظ کے تحت ''درمختار'' کے شارحین نے جو بحث کی ہے اس سے ہماری تشنگی دور ہوجاتی ہے، کیوں کہ وہ علت کے بیان پر مشتمل ہے، مثلاً: علامہ طحطاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''(قوله:لغلبة العرف)هٰذا جواب سوال مقدر حاصله إذا وقع الطلاق بلا نية ينبغي أن يكون كالصريح فيكون الواقع به رجعيًا، والجواب أن المتعارف به إيقاع البائن۔''(۲)

ترجمہ:....''غالب عرف کی وجہ سے'' یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جب اس لفظ سے بلانیت طلاق واقع ہوئی تو اُسے صریح کی طرح ہونا چاہیے اور اس بنا پر اس سے طلاق رجعی ہونی چاہیے؟ جواب یہ ہے کہ عرف میں اس سے طلاقِ بائن دینے کا رواج ہے۔''

اس عبارت سے وضاحت کے ساتھ تین باتیں معلوم ہوئیں:

۱:......جس لفظ سے بلانیت طلاق واقع ہو وہ صریح ہے۔

۲:......صریح سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

۳:......اگر عرف میں صریح سے طلاق بائن دینے کا معمول ہو تو پھر اس سے طلاق بائن ہی واقع ہوگی۔

بہرحال شیخ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اس بارے میں فیصلہ کن ہے کہ مدار عرف پر ہے، مگر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس سے اختلاف رکھتے ہیں، ان کے نزدیک نفس طلاق تو عرف کی وجہ سے واقع ہے، مگر اس کا بائن ہونا عرف کی وجہ سے نہیں بلکہ خود لفظِ حرام کی وجہ سے ہے، کیونکہ اس لفظ کا مقتضی ہی یہی ہے کہ اس سے بائن واقع ہو، شامی کی عبارت یہ ہے:

''أقول:وفي هٰذا الجواب نظر، فإنه يقتضي أنه لو لم يتعارف به إيقاع البائن يقع به الرجعي كما في زماننا، فإن المتعارف الآن استعمال الحرام في الطلاق ولايميزون بين الرجعي والبائن فضلا عن أن يكون عرفهم فيه البائن، وعلى هذا فالتعليل بغلبة العرف لوقوع الطلاق به بلانية، وأما كونه بائنا فلأنه مقتضٰى لفظ الحرام، لأن الرجعي لايحرم الزوجة مادامت في العدة وإنما يصح وصفها بالحرام بالبائن، وهذا حاصل ما بسطناه في الكنايات فافهم''۔(۳)

ترجمہ:''....میں کہتا ہوں کہ یہ جواب محلِ نظر ہے، کیوں کہ اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر عرف میں اس سے بائن دینا متعارف نہ ہو تو اس سے رجعی واقع ہونی چاہیے، جیسا کہ ہمارے زمانے کا حال ہے، کیونکہ آج کل کے عرف میں حرام کا استعمال طلاق کے لیے ہوتا ہے، مگر لوگ رجعی اور بائن کے درمیان فرق نہیں کرتے، چہ جائیکہ ان کا عرف طلاق بائن کا ہو، اس بنا پر ''غلبۂ عرف'' کا لفظ طلاق کے وقوع کی علت ہے، رہا طلاق کا بائن ہونا تو وہ اس وجہ سے ہے کہ لفظ ''حرام'' کا مقتضا یہی ہے، کیوں کہ رجعی طلاق تو بیوی کو حرام نہیں کرتی جب تک وہ عدت میں ہو، البتہ بائن کے ذریعے ہی اسے حرام سے موصوف کرنا درست ہے، یہ اس طویل بحث کا خلاصہ ہے جو ہم نے کنایات میں کی ہے، خوب سمجھ لیجیے۔''

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اپنے مفہوم میں واضح ہے اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا بالکل درست ہے کہ لفظ کے مفہوم اور اس کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، یہ وہی اصولی بات ہے جو 'النتف في الفتاوى'' اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں مذکور ہے کہ ''جس لفظ میں نرمی اور خفت ہے، وہ رجعی

ہے اور جس میں شدت اور سختی ہے، وہ بائن ہے'':

''أما الطلاق الرجعی فإن کل لفظة فیها لین ولطف، فهو رجعی، وکل لفظ فیه عنف وغلظ، فهو بائن''۔(۴)

اب صرف ایک اشکال باقی رہ جاتا ہے کہ صریح سے بائن کس طرح واقع ہوسکتی ہے؟ شامی رحمہ اللہ نے اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، صریح سے بھی بائن واقع ہوجاتی ہے، جیسا کہ کنایہ سے رجعی بھی واقع ہوتی ہے:

''....وکونه التحق بالصریح للعرف لا ینافی وقوع البائن به، فإن الصریح قد یقع به البائن کتطلیقة شدیدة ونحوه، کما أن بعض الکنایات قد یقع به الرجعی، مثل اعتدی واستبرئی رحمک وأنت واحدة، والحاصل أنه لما تعورف به الطلاق صار معناه تحریم الزوجة وتحریمها لا یکون إلا بالبائن، هذا غایة ما ظهر لی فی هذا المقام''۔(۵)

ان تمام عبارات، اعتراضات اوران کے جوابات کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے کہ:

۱:......کنایہ کا استعمال کثرت سے طلاق کے لیے ہونے لگے تو وہ صریح بن جاتا ہے۔

۲:......صریح سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

۳:......اگر صریح ایسا ہے کہ اس کے معنی میں شدت اور سختی ہے اور اس کا مفہوم بائن کا تقاضا کرتا ہے تو پھر اس سے بائن واقع ہوگی۔ یہی فرق ہے جس کی وجہ سے چھوڑنے کے لفظ سے رجعی اور لفظ آزاد اور حرام وغیرہ سے بائن کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔

ساتواں فائدہ

لفظ کا اثر

یہ فائدہ طلاق کے اثر اور نتیجے کے بیان میں ہے۔ مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ کس لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے؟

کنایہ وہ ہے جس میں طلاق اور غیر طلاق دونوں کا احتمال ہو، مگر لفظِ طلاق مذکور نہ ہو، کیوں کہ اگر طلاق کا احتمال ہی نہ ہو تو وہ کنایہ ہی نہیں ہے، بلکہ سرے سے طلاق کا لفظ ہی نہیں ہے اور اگر صرف طلاق ہی کا احتمال ہو تو پھر وہ کنایہ نہیں بلکہ صریح ہے اور اگر اس میں طلاق کا لفظ مذکور ہو یا مقدر ہو تو پھر اس سے بائن نہیں بلکہ رجعی واقع ہوتی ہے۔ ''اعتدی'' وغیرہ کنایات سے رجعی واقع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں طلاق کا لفظ موجود ہے، مگر لفظوں سے گرا دیا گیا ہے۔(۶)

کنایہ کے اکثر و بیشتر الفاظ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، مگر بعض کنایات ایسے ہیں جن سے رجعی واقع ہوتی ہے، جیسے: ''اعتدی، استبرئی رحمک، أنت واحدة'' وغیرہ(۷) اور صریح سے

عام حالات میں طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، لیکن بعض صورتوں میں اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، اسی وجہ سے بدائع میں صریح کو رجعی اور بائن دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۸) اس فائدہ کا بنیادی مقصد ان صورتوں کو بیان کرنا ہے جن میں صریح سے بائن واقع ہوتی ہے۔ ذیل میں وہ صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

۱:......طلاق کسی معاوضے میں دی گئی ہو۔ (۹)

۲:......شوہر خود صراحت کردے کہ وہ طلاق بائن دے رہا ہے۔ (۱۰)

۳:......جس عورت سے صحبت نہ ہوئی ہو، اگرچہ خلوت ہوچکی ہو۔ (۱۱)

۴:......طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح سے پہلے عدت کے اندر صریح طلاق دی ہو۔ (۱۲)

۵:......جس طلاق سے طلاق کا عدد تین تک پہنچ جائے، وہ بھی بائن بلکہ بائن کی قسم اکبر ''بینونتِ کبریٰ'' ہوتی ہے۔ (۱۳)

۶:......طلاق دی اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کیا تو صریح طلاق بائن بن جاتی ہے یا یوں تعبیر کرلیں کہ بیوی بائنہ ہوجاتی ہے۔ (۱۴)

۷:......نکاح کی جو تنسیخ عدالت کی مداخلت سے ہو، وہ بھی بعض صورتوں میں بائن کا حکم رکھتی ہے۔ (۱۵)

۸:......طلاق کے بعد کوئی جملہ ایسا بڑھا دیا جس سے صریح بائن بن جائے، جیسے تمہیں طلاق دے کر اپنی زوجیت سے علیحدہ کرتا ہوں۔ (۱۶)

۹:......کوئی ایسی صفت بڑھا دی جائے جس سے طلاق میں شدت پیدا ہوجائے اور معلوم ہو کہ شوہر فوری طور پر رشتۂ زوجیت ختم کرنا چاہتا ہے، جیسے: ''تمہیں بدترین طلاق، پہاڑ کے برابر طلاق، فاحشہ طلاق، طلاقِ قطعی، طلاق دائمی دے دی۔'' (۱۷)

آٹھواں فائدہ

لحوق اور عدمِ لحوق کا قاعدہ

طلاق یا تو صریح ہوگی یا کنایہ، دونوں صورتوں میں اس سے رجعی واقع ہوگی یا بائن، اس طرح طلاق کی چار قسمیں بنتی ہیں:

۱:......صریح رجعی جیسے: ''تجھے طلاق ہے''۔ ۲:......صریح بائن جیسے: ''تجھے پہاڑ برابر طلاق''۔

۳:......کنایہ رجعی جیسے: ''تو عدت گزار''۔ ۴:......کنایہ بائن جیسے: ''نکل میرے گھر سے''۔

اگر شوہر عدت کے دوران اپنی زوجہ کو دوسری طلاق دیتا ہے تو دوسری طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ طلاقِ اول مذکورہ بالا چار طلاقوں میں سے لازماً کوئی ایک ہوگی، اسی طرح طلاقِ ثانی بھی ان چاروں میں سے کوئی ایک ہوگی، اس طرح کل سولہ صورتیں بنتی ہیں، ان

سولہ صورتوں میں سے بعض میں طلاقِ ثانی واقع ہوتی ہے اور بعض میں نہیں، ذیل میں ان کا نقشہ درج کیا جاتا ہے، یہ نقشہ دو اصولوں پر مبنی ہے، اگر ان کا استحضار رہے تو فہم میں بڑی سہولت رہے گی۔

۱:..... پہلا اصول یہ ہے کہ جس صورت میں طلاقِ اول بائن ہو، چاہے صریح بائن ہو یا کنائی بائن ہو، اور طلاقِ ثانی کنائی بائن ہو، اس صورت میں طلاقِ ثانی، طلاقِ اول کے ساتھ لاحق نہیں ہوگی، باقی تمام صورتوں میں لحوق ہوگا۔ (۱۸)

۲:..... دوسرا اصول یہ ہے کہ رجعی اور بائن جب جمع ہوتی ہیں تو دونوں بائن ہوتی ہیں، چاہے بائن پہلے ہو یا بعد میں ہو یا یوں تعبیر کرلیں کہ بائن طلاق، رجعی طلاق کو بھی بائن بنادیتی ہے، چاہے بائن پہلے ہو یا بعد میں ہو۔ (۱۹)

لحوق وعدمِ لحوق کی سولہ صورتیں

نمبر شمار	طلاقِ اول	طلاقِ ثانی	مثال	حکم
۱	صریح رجعی	صریح رجعی	أنت طالق، أنت طالق	دو رجعی طلاقیں
۲	صریح رجعی	صریح بائن	أنت طالق، أنت طالق أشد الطلاق	دو بائن طلاقیں
۳	صریح رجعی	کنایہ رجعی	أنت طالق، اعتدی	دو رجعی
۴	صریح رجعی	کنایہ بائن	أنت طالق، أنت بائن	دو بائن
۵	صریح بائن	صریح رجعی	أنت طالق أشدالطلاق، أنت طالق	دو بائن
۶	صریح بائن	صریح بائن	أنت طالق أشد الطلاق، أنت طالق أشد الطلاق	دو بائن
۷	صریح بائن	کنائی رجعی	أنت طالق أشد الطلاق، اعتدی	دو بائن
۸	صریح بائن	کنائی بائن	أنت طالق أشد الطلاق، أنت بائن	ایک بائن
۹	کنائی رجعی	صریح رجعی	اعتدی، أنت طالق	دو رجعی
۱۰	کنائی رجعی	صریح بائن	اعتدی، أنت طالق أشدالطلاق	دو بائن
۱۱	کنائی رجعی	کنائی رجعی	اعتدی، اعتدی	دو رجعی
۱۲	کنائی رجعی	کنائی بائن	اعتدی، أنت بائن	دو بائن
۱۳	کنائی بائن	صریح رجعی	أنت بائن، أنت طالق	دو بائن
۱۴	کنائی بائن	صریح بائن	أنت بائن، أنت طالق أشدالطلاق	دو بائن
۱۵	کنائی بائن	کنائی رجعی	أنت بائن، اعتدی	دو بائن
۱۶	کنائی بائن	کنائی بائن	أنت بائن، أنت بائن	ایک بائن

حوالہ جات

۱:.....ردالمحتار، کتاب الطلاق باب الصریح، ج:۳، ص:۲۴۸، ط:سعید۔

۲:.....حاشية الطحطاوی علی الدر المختار، ج:۲، ص:۱۸۴، ط:رشیدیه کوئٹه۔

۳:.....رد المحتار علی الدر المختار، ج:۳، ص:۴۳۵، ط:سعید۔

۴:.....ص:۲۰۵، ط:سعید۔ ۵:.....ردالمحتار، باب الکنایات، ج:۳، ص:۲۹۹-۳۰۰، ط:سعید۔

۶:.....وقال فی المنح: إن صحة هذه الألفاظ بالإضمار فإن معنی قول أنت واحدة أنت طالق طلقة واحدة فيصير الحكم للصريح، لكن لا بد من النية ليثبت هذا المضمر الخ۔ (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب الصریح یلحق الصریح والبائن، ج:۳، ص:۳۰۶، ط:سعید)

۷:.....وأما الكناية فثلاثة ألفاظ من الكنايات رواجع بلا خلاف وهي قوله: اعتدي واستبرئي رحمك وأنت واحدة۔ واختلف في البواقي من الكنايات فقال أصحابنا رحمهم الله: أنها بوائن۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، فصل: وأما بيان صفة الواقع بها، ج:۳، ص:۱۱۲، ط:سعید)

۸:.....مطلب الصريح نوعان: صريح رجعي وبائن، ففي البدائع ان الصريح نوعان: صريح رجعي، وصريح بائن۔ (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج:۳، ص:۲۵۰ ط:سعید)

۹:.....(قوله وكذا الطلاق على مال) أي إنه أيضا من الصريح وإن كان الواقع به بائنا۔ (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج:۳، ص:۳۰۷، ط:سعید)

"إن طلقها على مال فقبلت وقع الطلاق ولزمها المال، وكان الطلاق بائنا"۔ (الفتاوی العالمگیریة، الفصل الثالث فی الطلاق علی المال، ج:۱، ص:۴۹۵، ط:رشیدیة)

(و) حكمه أن (الواقع به) أي بالخلع ولو بلامال (وبالطلاق) الصريح (على مال طلاق بائن۔ (تنویر مع الدر، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج:۳، ص:۴۴۴، ط:سعید)

۱۰:.....(و) يقع (ب) قوله (أنت طالق بائن أو البتة)....(....بائنة) في الكل۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج:۳، ص:۲۷۶، ۲۷۷، ط:سعید)

۱۱:.....صريح الطلاق قبل الدخول يكون بائنا۔ (الفتاویٰ السراجیة، کتاب الطلاق، باب البائن والرجعی، ۴۳، ط:ایچ، ایم، سعید کراچی)

ولا رجعة له بعد الطلاق الصريح بعد الخلوة بحر: أي لو وقوع الطلاق بائنا كما قدمناه۔ (البحر الرائق، ج:۳، ص:۱۶۶، ط:رشیدیه۔ ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب المهر، ج:۳، ص:۱۲۰، ط:سعید)

وإذا طلق الرجل امرأته ثلاثا قبل الدخول بها وقعن، فإن فرق الطلاق بانت بالأولى ولم تقع الثانية، والثالثة۔ (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الطلاق، الفصل الرابع فی الطلاق قبل الدخول، ج:۱، ص:۳۷۳، ط:رشیدیة)

وأما الصريح البائن فبخلافه وهو أن يكون بحرف الإبانة أو بحروف الطلاق لكن قبل الدخول حقيقة۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، فصل: وأما بيان صفة الواقع بها، ج:۳، ص:۱۰۹، ط:سعید۔ البحر الرائق، ج:۳، ص:۲۷۵، ط:سعید)

۱۲:.....وإذا لحق الصريحُ البائنَ كان بائناً لأن البينونة السابقة عليه تمنع الرجعة كما في الخلاصة۔ (کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب الصریح یلحق الصریح والبائن، ج:۳، ص:۳۰۶، ط:سعید)

ولو قال لها: أنت بائن ونوى الطلاق، وقعت واحدة بائنة، ثم قال لها وهي في العدة "أنت طالق" بانت بتطليقتين"۔ (الفتاوی التاتارخانية، کتاب الطلاق، فصل ایقاع الطلاق علی المبانة، ج:۴، ص:۵۲۳، ط:مکتبه فاروقیه کوئٹه)

۱۳:.....طلقها رجعية ثم قال في العدة جعلت هذه التطليقة بائنة أو ثلاثا صح عند أبي حنيفةؒ (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ج:۳، ص:۳۰۵، ..:سعید)

۱۴:.....فإذا انقضت العدة قبل الرجعة فقد بطل حق الرجعة وبانت المرأة منه۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج:۶، ص:۱۶، ط:مکتبه حبیبیه کوئٹه)

۱۵:.....وإذا رفعت المرأة زوجها إلى القاضي وادعت أنه عنين وطلب الفرقة ... أمر القاضي أن يطلقها طلقة بائنة، فإن أبى فرق بينهما، والفرقة تطليقة بائنة۔ (الهندیة، باب فی العنین، ج:۱، ص:۵۲۲، ط:رشیدیة)

۱۶، ۱۷:.....ومتىٰ وصفه بصفة يوصف بها الطلاق.... تنبئ عن الزيادة كقوله أشد الطلاق ونحوه....والثاني بائن على أصولهم۔ (الفتاوی الهندیة. کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل الثالث، ج:۱، ص:۳۷۲، ط:رشیدیه)

وأما بيان صفة الواقع بها فالواقع بكل واحد من النوعين اللذين ذكرناهما من الصريح والكناية نوعان: رجعي وبائن، أما الصريح الرجعي فهو أن يكون الطلاق بعد الدخول حقيقة غير مقرون بعوض بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا اشارة ولا موصوفا بصفة تنبئ عن البينونة أو تدل عليها من غير حرف العطف ولا مشبه بعدد أو وصف تدل عليها۔

وأما الصريح البائن فبخلافه وهو أن يكون بحرف الإبانة أو بحروف الطلاق لكن قبل الدخول حقيقة أو بعده لكن مقرونا بعدد الثلاث نصا أو إشارة أو موصوفا بصفة تدل عليها إذا عرف هذا... وأما الكناية فثلاثة ألفاظ من الكنايات رواجع بلا خلاف وهي قوله: اعتدی واستبرئی رحمک وأنت واحدة... واختلف فی البواقی من الكنايات فقال أصحابنا رحمهم اللّٰه: أنها بوائن ۔(بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، فصل: واما بیان صفة الواقع بها، ج:۳، ص:۱۰۹۔۱۱۲، ط:سعید)

۱۸:.....(قوله لایلحق البائن البائن) المراد بالبائن الذی لایلحق هو ما کان بلفظ الكناية لأنه هو الذی لیس ظاهرًا فی إنشاء الطلاق كذا فی الفتح، وقید بقوله الذی لایلحق إشارة إلی أن البائن الموقع أولاً أعم من كونه بلفظ الكناية، أو بلفظ الصريح المفيدة للبينونة كالطلاق علی مال وحينئذ فيكون المراد بالصريح فی الجملة الثانية أعنی قولهم والبائن يلحق الصريح لاالبائن هو الصريح الرجعی فقط دون الصريح البائن۔" (رد المحتار، ج:۳، ص:۳۰۸، ط:سعید)

۱۹:.....وإذا لحق الصريحُ البائنَ كان بائناً لأن البينونة السابقة عليه تمنع الرجعة كما فی الخلاصة۔(کتاب الطلاق، باب الکنایات، مطلب الصریح یلحق الصریح والبائن، ج:۳، ص:۳۰۶، ط:سعید)

(جاری ہے)

بچوں کے لیے دل چسپ اور اہم کتابیں

آیئے! بھلائی چاہیں

● کہانی کے انداز میں بچوں کو دوسروں کے ساتھ بھلائی کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

● انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات، جس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔

ہمدردی کیجیے

● ہمدردی کے فضائل.....

● دل چسپ واقعات.....

● اور بزرگوں کے اقوال..... کے ذریعے بچوں میں ہمدردی کا جذبہ اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اجازت لیجیے

● اجازت کب لی جائے.....؟ اجازت لینے کے کیا کیا آداب ہیں.....؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کریں.....؟ ان سب باتوں کے جوابات دل چسپ واقعات کی صورت میں پڑھیے۔

ای میل: info@mbi.com.pk ویب سائٹ: www.mbi.com.pk

مکتبہ بیت العلم

دکان نمبر 2، شرمین ٹیرس، گوالی لائن نمبر 2، اردو بازار، کراچی فون: 34229445-21-92+ موبائل: 2583199-322-92+، 3647578-312-92+

17 الفضل مارکیٹ، نزد جاوید پبلشرز، اُردو بازار، لاہور فون: 37112356-42-92+ موبائل: 2423840-334-92+